

مکتوب (۵۴)

(۵۴) وَمِنْ كِتَابِ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

جو عمران ابن حصین خزاعیؓ کے ہاتھ طلحہ و زبیر کے پاس بھیجا۔ اس خط کو ابو جعفر اسکانی نے اپنی کتاب ”مقامات“ میں کہ امیرالمومنین علیہ السلام کے فضائل میں ہے ذکر کیا ہے۔

چاہے تم کتنا ہی چھپاؤ مگر تم دونوں واقف ہو کہ میں لوگوں کی طرف نہیں بڑھا، بلکہ وہ بڑھ کر میری طرف آئے۔ میں نے اپنا ہاتھ بیعت لینے کیلئے نہیں بڑھایا، بلکہ انہوں نے خود میرے ہاتھ پر بیعت کی، اور تم دونوں بھی انہی لوگوں میں سے ہو کہ جو میری طرف بڑھ کر آئے تھے اور بیعت کی تھی، اور عوام نے میرے ہاتھ پر نہ تسلط و اقتدار (کے خوف) سے بیعت کی تھی اور نہ مال و دولت کے لالچ میں۔ اب اگر تم دونوں نے اپنی رضامندی سے بیعت کی تھی تو اس (عہد شکنی) سے پلٹو اور جلد اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرو، اور اگر ناکواری کے ساتھ بیعت کی تھی تو اطاعت کو ظاہر کر کے اور نافرمانی کو چھپا کر تم نے اپنے خلاف میرے لئے حجت قائم کر دی ہے۔

اور طلحہ مجھے اپنی زندگی کی قسم! کہ تم قلبی کیفیت پر پردہ ڈالنے اور اسے چھپانے میں دوسرے مہاجرین سے زیادہ سزاوار نہ تھے، اور بیعت کرنے سے پہلے اسے رد کرنے کی تمہارے لئے اس سے زیادہ گنجائش تھی کہ اب اقرار کے بعد اس سے نکلنے کی کوشش کرو، اور تم نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ میں نے عثمان کو قتل کیا ہے۔ ہمارے اور تمہارے درمیان مدینہ کے وہ لوگ کہ جو تم سے بھی اور ہم سے بھی کنارہ کش ہیں گواہی دینے کو موجود ہیں۔ اس کے بعد جس نے جتنا حصہ لیا ہوا تھے اسے ذمہ دار سمجھا جائے گا۔

إِلَى طَلْحَةَ وَ الزُّبَيْرِ، مَعَ عَمْرَانَ بْنِ الْمُحْصِنِ الْخَزَاعِيِّ، ذَكَرَهُ أَبُو جَعْفَرٍ الْأَسْكَافِيُّ فِي كِتَابِ الْمَقَامَاتِ فِي مَنَاقِبِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

أَمَا بَعْدُ! فَقَدْ عَلِمْتُمَا وَإِنْ كُنْتُمَا، إِنِّي لَمْ أَرِدِ النَّاسَ حَتَّىٰ أَرَادُونِي، وَلَمْ أَبَايِعْهُمْ حَتَّىٰ بَايَعُونِي، وَإِنَّكُمَا مِمَّنْ أَرَادَنِي وَ بَايَعَنِي، وَإِنَّ الْعَامَّةَ لَمْ تُبَايِعْنِي لِسُلْطَانٍ غَالِبٍ، وَلَا لِعَرَضٍ حَاضِرٍ، فَإِنْ كُنْتُمَا بَايَعْتُمَانِي طَائِعِينَ، فَارْجِعَا وَ تَوَبَا إِلَى اللَّهِ مِنْ قَرِيبٍ، وَإِنْ كُنْتُمَا بَايَعْتُمَانِي كَارِهَيْنِ، فَقَدْ جَعَلْتُمَا لِي عَلَيْكُمَا السَّبِيلَ بِإِظْهَارِكُمَا الطَّاعَةَ، وَ إِسْرَارِكُمَا الْمَعْصِيَةَ.

وَلَعَمْرِي! مَا كُنْتُمَا بِأَحَقَّ الْمُهَاجِرِينَ بِالتَّقِيَّةِ وَ الْكِتْمَانِ، وَإِنْ دَفَعْتُمَا هَذَا الْأَمْرَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَدْخُلَا فِيهِ، كَانَ أَوْسَعَ عَلَيْكُمَا مِنْ خُرُوجِكُمَا مِنْهُ بَعْدَ إِفْرَارِكُمَا بِهِ، وَ قَدْ زَعَمْتُمَا إِنِّي قَتَلْتُ عُثْمَانَ، فَبَيْنِي وَ بَيْنَكُمَا مَنْ تَخَلَّفَ عَنِّي وَ عَنكُمَا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، ثُمَّ يُلْزِمُ كُلُّ امْرِئٍ بِقَدْرِ مَا احْتَمَلَ.

بزرگوارو! اپنے اس رویہ سے باز آؤ، کیونکہ ابھی تو تم دونوں کے سامنے ننگ و عار ہی کا بڑا مرحلہ ہے، مگر اس کے بعد تو اس ننگ و عار کے ساتھ (دوزخ کی) آگ بھی جمع ہو جائے گی۔ والسلام۔

فَارْجِعَا أَيُّهَا الشَّيْخَانِ عَنْ رَأْيِكُمَا،
فَإِنَّ الْأَنْ أَعْظَمُ أَمْرِكُمَا الْعَارُ مِنْ قَبْلِ أَنْ
يَجْتَنِبَ الْعَارُ وَالتَّارُ، وَالسَّلَامُ.

--☆☆--

-----☆☆-----

ط۔ عمران ابن حصین خزاعی بلند پایہ صحابی، علم و فضل میں ممتاز اور نقلِ احادیث میں بہت محتاط تھے۔ خیر والے سال ایمان لائے اور پیغمبر ﷺ کے ساتھ شریک جہاد رہے۔ کوفہ میں منصب قضا پر فائز ہوئے، اور ۵۲ھ میں بصرہ میں رحلت فرمائی۔

ط۔ یعنی تم دونوں تو دولت و ثروت اور قوم و قبیلہ والے تھے، تمہیں اس دوزخ کی کیا ضرورت تھی کہ قبی کیفیت کو چھپاتے ہوئے اطاعت کا اظہار کرتے اور ناگواری و مجبوری سے بیعت کرتے۔ البتہ تمہارے علاوہ کوئی اور کمزور و ناتواں یہ کہتا کہ وہ بیعت پر مجبور تھا تو کسی حد تک یہ بات تسلیم کی جاسکتی تھی۔ مگر جب کسی دوسرے نے اپنے مجبور و بے بس ہونے کا اظہار نہیں کیا تو یہ مجبوری تمہارے ہی سر کیوں پڑی کہ اپنی بیعت کو مجبوری کا نتیجہ قرار دو۔

☆☆☆☆☆

مکتبہ افکار اسلامی